

# 1 عمومی جائزہ

مالی سال 16ء میں شرح نمو 4.7 فیصد حاصل کرنے کے بعد مالی سال 17ء میں جی ڈی پی ہدف 5.7 فیصد رکھا گیا۔ توقع ہے کہ زراعت کی بحالی اور صنعت کی بہتر کارکردگی کی بنا پر بلند ترجی ڈی پی نمو حاصل ہوگی۔

ابتدائی اعداد و شمار کے مطابق حقیقی معاشی سرگرمیاں متوقع طور پر اس رفتار سے جاری رہیں گی۔ خصوصاً کپاس، گتے اور مکئی کی بلند پیداوار حوصلہ افزا ہے۔ مزید برآں چھوٹی فصلوں کی بہتر رسد بھی زراعت کی نمو میں کچھ بحالی کا اشارہ دیتی ہے۔

صنعتی سرگرمیوں کا ذکر کیا جائے تو اگرچہ بڑے پیمانے کی اشیا سازی (LSM) کی کارکردگی ابھی تک کم رہی ہے تاہم معاون پالیسیوں اور گاڑیوں، شکر، دواسازی اور تعمیرات سے متعلق شعبوں کے حوصلہ افزا امکانات کی بنا پر ہمیں آگے چل کر نمو کی رفتار بڑھنے کی توقع ہے (تفصیلات کے لیے دیکھیے باب 2)۔

جدول 1.1: منتخب معاشی اظہارے		
شرح نمو (فیصد)	سہ 16ء	سہ 17ء
بڑے پیمانے کی اشیا سازی الف	3.9	2.2
صارف اشاریہ قیمت (مدتی اوسط) 1 الف	1.7	3.9
نئی شعبے کا قرض 2 ب	-0.6	-2.9
رہدہ زر (ایم ٹی) 3 ب	1.1	0.2
برآمدات الف	-14.3	-9.1
درآمدات الف	-14.9	10.5
ٹیکس حاصل (ارب روپیے) 4	723.5	739.2
شرح مبادلہ (+ اضافہ / - کی فیصد) 5	-2.6	0.2
ملین امریکی ڈالر		
اسٹیٹ بینک کے سیال ذخائر (آخر مدت) 6	15,245	18,491
کارکنوں کی ترسیلات زر 7	4,966	4,698
پاکستان میں بیرونی براہ راست سرمایہ کاری 8	403	249
جاری کھاتے کا توازن 9	-579	-1,381
فیصد جی ڈی پی		
مالیاتی توازن 10	-1.1	-1.3
نمبروری تخمینہ		
1 سہ ماہی کے لیے صارف اشاریہ قیمت اشاریے میں سال ہ سال نمو		
2 جون کے مقابلے میں ستمبر میں فیصد تبدیلی		
ماخذ: الف پاکستان دفتر شماریات؛ ب بینک دولت پاکستان، وفاقی بورڈ آف ریونیو؛ اور وزارت خزانہ۔		

معاشی سرگرمیوں میں متوقع تیزی سے قطع نظر مالی سال 17ء کی پہلی سہ ماہی میں جاری کھاتے کا خسارہ اور مالیاتی خسارہ، جو دو اہم معاشی اظہارے ہیں، بڑھے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ کچھ بنیادی ساختی مسائل ابھی تک موجود ہیں (جدول 1.1)۔

اگرچہ سہ ماہی 17ء کی پہلی سہ ماہی میں اتحادی سپورٹ فنڈ کے تحت آنے والی رقوم کی عدم موجودگی نے بھی جاری کھاتے کے خسارے کو بڑھانے میں اپنا حصہ ڈالا تاہم ترسیلات زر میں کمی سے پتہ چلتا ہے کہ مسلسل بلند تجارتی خسارے کو پورا کرنے کے لیے زرمبادلہ کا

دستیاب سہارا کمزور ہو رہا ہے۔<sup>1</sup> مزید یہ کہ م س 17ء کی پہلی سہ ماہی میں برآمدات کی کمی مسلسل دسویں سہ ماہی میں داخل ہو گئی اور بیرونی براہ راست سرمایہ کاری کی رقوم بھی کم تھیں۔

اتحادی سپورٹ فنڈ کی رقوم کی عدم موجودگی (اور اس کے ہمراہ اسٹیٹ بینک کے کم منافع) نے بھی م س 17ء کی پہلی سہ ماہی میں مالیاتی خسارے کو بڑھایا؛ لیکن ٹیکس کے ڈھانچے کے اندر موجود مسائل بدستور نمایاں ہیں۔ اس کا واضح اشارہ پہلی سہ ماہی میں ٹیکسوں کی توقع سے کم وصولی ہے۔

اگرچہ مربوط اور جامع تجارتی و مالیاتی پالیسیوں کی اہمیت بے پناہ ہے تاہم معیشت کی مجموعی کارکردگی کا دارومدار اس پر ہو گا کہ نجی شعبہ حکومت کی پیش کردہ موجودہ معاون پالیسی سے کس حد تک استفادہ کرتا ہے۔ حکومت نے م س 17ء کے بجٹ میں کئی مالیاتی ترغیبات کا اعلان کیا ہے جبکہ اسٹیٹ بینک تاریخی طور پر پست ترین شرح سود برقرار رکھے ہوئے ہے۔ اس پس منظر میں نجی کاروبار کے پاس یہ ثابت کرنے کا موقع ہے کہ وہ دیگر ابھرتی ہوئی منڈیوں میں اپنے حریفوں سے مقابلہ کر سکتا ہے اور پاکستان کی معیشت کی نمو کی رفتار قائم رکھنے میں کردار ادا کر سکتا ہے۔

## 1.1 معاشی جائزہ

ابتدائی جائزے سے ظاہر ہوتا ہے کہ کچھ مشکلات کے باوجود معیشت نمو کے سفر پر گامزن ہے۔ زراعت میں گتے اور مکئی کی فصلیں (جو شعبہ فصل کا 14.6 فیصد ہیں) م س 17ء میں متوقع طور پر ریکارڈ سطح پر پہنچ جائیں گی۔<sup>2</sup> مزید برآں اگرچہ کپاس کی فصل 14.1 ملین گانٹھوں کا ہدف حاصل کرنے میں ناکام رہی تاہم یہ اب بھی گزشتہ برس کی سطح سے بلند ہے۔<sup>3</sup>

تاہم (پچھلے برس کی نسبت) چاول کی کم پیداوار اور پنجاب کی کپاس کی پٹی میں زیر کاشت رقبے میں کمی سے کچھ تشویش پیدا ہوتی ہے۔ چاول کی پیداوار پچھلے سال کی سطح سے کم رہی ہے اور یہ مسلسل تیسرا برس تھا جب چاول میں سال بسال کمی ریکارڈ کی گئی۔ اسی طرح ہدف کے مقابلے میں کپاس کی پیداوار کم ہونے کی بنیادی وجہ پنجاب میں زیر کاشت رقبے میں 20.8 فیصد کمی ہے۔ خود اس کمی کا سبب بوائی کے وقت کپاس کی کم قیمتیں اور کیڑوں کے حملوں کی بنا پر پچھلے سال کے بہت زیادہ نقصانات تھے۔<sup>4</sup> عموماً توقع کی جاتی ہے کہ کاشتکار بہتر

<sup>1</sup> مالی سال 17ء کی پہلی سہ ماہی میں چار برسوں میں پہلی بار ترسیلات زر 5.4 فیصد کم ہو گئیں۔

<sup>2</sup> چھوٹی فصلوں کی کارکردگی بھی حوصلہ افزا معلوم ہوتی ہے۔

<sup>3</sup> رواں سال کے دوران کپاس کی پیداوار کا تخمینہ 10.5 ملین گانٹھیں ہے جبکہ پچھلے برس 9.9 ملین گانٹھیں تھیں۔

<sup>4</sup> ٹیکسٹائل صنعت سے، جو معیشت کا سب سے بڑا برآمدی شعبہ ہے، کپاس کے گہرے روابط ہیں۔

قیمتیں دینے والی فصلوں کی طرف منتقل ہوں گے (جیسے گنا اور گندم، جنہیں بڑی حد تک قیمتوں کا تحفظ حاصل ہے)۔ تاہم کچھ اطلاعات ہیں کہ بعض کاشتکاروں نے اس سیزن میں کھیت بلا کاشت چھوڑ دیے۔

م س 17ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران بڑے پیمانے کی اشیا سازی میں جو صنعتی شعبے کا اہم جز ہے خاصی سست رفتاری دیکھی گئی۔ اس جز کے بیشتر ذیلی شعبوں (مثلاً گاڑیاں، کھاد، دواسازی اور تعمیرات سے منسلک صنعتیں) میں پائیدار نمو کے پیش نظر یہ سست کارکردگی حیران کن معلوم ہوتی ہے۔ اس ظاہری عدم ربط کی وضاحت کئی عوامل سے ہوتی ہے۔ جہاں تک ٹیکسٹائل کا تعلق ہے، جو بڑے پیمانے پر اشیا سازی کا سب سے بڑا ذیلی شعبہ ہے، رسد کے مسائل (لگاتار دوسرے سال کی اس کی پیداوار کم ہونے کی بنا پر) اور چین اور بعض ترقی یافتہ معیشتوں کی جانب سے مسلسل کمزور طلب نے ملکی پیداوار کم کردی خصوصاً کم قدر اضافی کی حامل اشیا (مثلاً دھاگے اور بن سلا کپڑا) کی۔ دوسری طرف مقامی منڈی میں موثر گیسولین کا معیار بہتر بنانے کی پالیسی کی وجہ سے پٹرولیم کی پیداوار کم ہو گئی۔<sup>5</sup> اسی طرح تمباکو کا استعمال گھٹانے کے لیے حکومت نے م س 17ء کے وفاقی بجٹ میں سگریٹ پر ایکسائز ڈیوٹی کافی بڑھادی جس سے پیداوار کم ہو گئی۔ اس سال بڑے پیمانے پر اشیا سازی میں ایک فیصدی درجے سے زائد کمی کی وضاحت پٹرولیم اور سگریٹ کی کم پیداوار سے ہوتی ہے۔

توقع ہے کہ فصلوں کی بہتر کارکردگی تھوک اور خردہ تجارت کو بڑھاو دے گی جو خدمات کا سب سے بڑا ذیلی شعبہ ہے۔ ٹرانسپورٹ، ذخیرہ کاری اور مواصلات کے اندر م س 17ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران ٹیلی مواصلات کی دوچوٹی کی فرموں کا انضمام اہم واقعہ ہے۔ اسی طرح کمرشل گاڑیوں اور پٹرولیم مصنوعات دونوں کی فروخت اور درآمد میں غیر معمولی نمو نقل و حمل کے شعبے میں پائیدار اقتصادی سرگرمیوں کا پتہ دیتی ہے۔ تاہم مالیات اور بیسے کی کارکردگی اتنی حوصلہ افزا نہیں کیونکہ بینکاری نظام کی منافع آوری پر کم شرح سود کا اثر نمایاں ہے۔ بینکاری شعبے میں م س 17ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران 71 ارب کا منافع درج کیا گیا جو پچھلے سال سے 11.9 فیصد کم تھا۔

اگرچہ مالی سال کی پہلی ششماہی بینکوں کو قرضے کی واپسی کا موسم ہوتا ہے تاہم اس واپسی کا حجم م س 17ء کی پہلی سہ ماہی میں غیر معمولی طور پر زیادہ تھا جس کی وجہ یہ تھیں: (1) جون 2016ء کے دوران قرضے کے استعمال میں غیر معمولی اضافہ جو (توقعات کے مطابق) اگلے ماہ واپس کیا گیا؛ اور (2) تاریخی پست شرح سود کے باوجود بڑے کارپوریٹس نے مزید قرض گیری سے گریز کیا کیونکہ ان کے پاس پہلے ہی کافی سیالیت موجود ہے۔ تاہم ایک مثبت پیش رفت معینہ سرمایہ کاری کے لیے قرضے کی طلب میں اضافہ تھا خصوصاً توانائی سے متعلق سرمایہ جاتی اخراجات کے لیے۔

<sup>5</sup> چونکہ بیشتر ریفرنسیاں بہتر پی ایم جی (پری میئر موٹر گیسولین) تیار کرنے کے لیے انفراسٹرکچر اپ گریڈ کرنے کے عمل سے گزر رہی ہیں اس لیے عبوری مدت کے دوران پیداوار کم ہوئی۔

جولائی 2016ء کے دوران نجی کاروبار کی جانب سے بڑی رقم کی واپسی سے بین البینک بازار میں رقوم کی دستیابی بہتر ہو گئی۔ تاہم مرکزی بینک کے لیے ایس بی پی ٹارگٹ ریٹ کے حوالے سے بڑا چیلنج پی آئی بی (14 کھرب روپے کی) ریکارڈ تکمیل میعاد اور عید کے موقع پر نکلائی جانے والی رقوم تھیں جن سے مارکیٹ میں سیالیت کے حالات متاثر ہوئے۔ جولائی 2016ء میں بازار زر کے سودوں کے تحت ادخالات کے معتد بہ حجم کی تکمیل میعاد نے سہارا دیا کیونکہ اس نے عرصیت پوری کرنے والے پی آئی بی کی رقوم جذب کر لیں۔ بین البینک بازار میں اتار چڑھاؤ کے باوجود اسٹیٹ بینک شبینہ نرخوں کو مستحکم رکھنے کے لیے پوری سہ ماہی کے دوران موثر طور پر بین البینک سیالیت کا انتظام کرتا رہا۔ اس کی عکاسی ششماہی کا بُور کے استحکام سے ہوتی ہے جو کمرشل بینکوں اور نجی کاروبار کا استعمال کردہ نشانیہ ہے۔

پہلی سہ ماہی میں حکومت کے قرضے لینے کے انداز میں بھی تبدیلی آئی۔ مالی سال 16ء کی پہلی سہ ماہی کے 443.8 ارب روپے کے خالص قرضے کے مقابلے میں حکومت نے کمرشل بینکوں کو 268.1 ارب روپے کی خالص واپسی کی۔ ساتھ ہی بلند مالیاتی خسارے کی بنا پر بڑھی ہوئی بجٹ کی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے حکومت نے اسٹیٹ بینک سے قرض لیا۔<sup>6</sup> اس کی وجہ سے زیر نظر سہ ماہی میں کمرشل بینکوں میں موجود رقوم کی طلب مزید کم ہو گئی۔ اس بنا پر سیالیت میں ہونے والا اضافہ کمرشل بینکوں کی بہ وزن اوسط شرح قرض گاری میں کمی پر منتج ہوا۔

اسٹیٹ بینک سے حکومتی قرض میں تبدیلی نے زربنیاد کو متاثر نہیں کیا کیونکہ اس کی بیشتر تلافی بین البینک بازار سے بازار زر کے سودوں کے ادخالات کے رول ایک سے ہو گئی۔<sup>7</sup> نجی شعبے کے قرضے کے تحت بھاری رقوم کی واپسی کی بنا پر مجموعی رسد زر (ایم ٹو) میں نمو تقریباً نہ ہونے کے برابر رہی۔

اس پس منظر میں اسٹیٹ بینک نے جولائی، ستمبر، اور نومبر 2016ء کے زری پالیسی کے جائزوں میں محتاط موقف اختیار کیا اور پالیسی ریٹ میں تبدیلی نہیں کی۔ اسٹیٹ بینک مہنگائی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت میں بتدریج اضافے اور بیرونی شعبے کے حالات (جیسے زوال پذیر برآمدات، بڑھتی ہوئی درآمدات اور گھٹتی ہوئی ترسیلات زر) کا بھی بغور جائزہ لے رہا ہے (تفصیلات کے لیے دیکھیے باب 3)۔

م س 17ء کی پہلی سہ ماہی میں اوسط عمومی گرانہ بلحاظ صارف اشاریہ قیمت بڑھ کر 3.9 فیصد سال بسال ہو گئی جبکہ م س 16ء کی اسی مدت میں 1.7 فیصد تھی۔ اگرچہ بحالی متوقع تھی کیونکہ مہنگائی پچھلے سال پہلے ہی انتہائی کم ہو گئی تھی تاہم مزید تحریک رسدی عوامل کی بنا پر

<sup>6</sup> م س 16ء کی پہلی سہ ماہی میں 304.4 ارب روپے کی خالص واپسی کے برعکس حکومت نے م س 17ء کی پہلی سہ ماہی میں اسٹیٹ بینک سے 567.8 ارب روپے (خالص) قرض لیا۔

<sup>7</sup> بازار زر کے سودوں کا واداجم وسط جولائی 2016ء میں 20 کھرب روپے کے نقطہ عروج سے کم ہو کر آخر ستمبر 2016ء میں 11.5 کھرب روپے رہ گیا۔

ٹی۔<sup>8</sup> اصل مہنگائی کے رجحانات اہم تھے تاہم پالیسی کے حوالے سے اسٹیٹ بینک معیشت میں مہنگائی کی توقعات کا بھی جائزہ لے رہا تھا۔ ستمبر 2016ء کے اعتماد صارف سروے سے اگلے چھ ماہ کے لیے کم قیمتوں کی توقعات کی عکاسی ہوئی۔

معتدل مہنگائی کی توقعات کی وجہ یہ تھیں: (1) تیل کی عالمی قیمتوں میں اضافے کے باوجود حکومت نے پٹرولیم کے نرخ اور بجلی کی قیمتیں نہیں بڑھائیں؛ اور (2) شرح مبادلہ جو مہنگائی کی توقعات کا اہم پیمانہ ہے سہ ماہی کے دوران مستحکم رہی۔ شرح مبادلہ کے استحکام کا سبب بھرپور قوم کی آمد تھی۔ ان رقوم سے نہ صرف بگڑتے ہوئے جاری کھاتے اور زوال پذیر بیرونی سرمایہ کاری کا احاطہ ہوا بلکہ مسلسل آٹھویں سہ ماہی زر مبادلہ کے ذخائر بھی بڑھے۔

جیسا کہ قبل ازیں ذکر کیا گیا، مالی سال 17ء کی پہلی سہ ماہی میں جاری کھاتہ اتحادی سپورٹ فنڈ کی رقوم کی عدم موجودگی کے باعث کمزور ہوا۔ مزید دباؤ (روز افزوں درآمدات اور زوال پذیر برآمدات کی بنا پر) بڑھتے ہوئے تجارتی خسارے اور ترسیلات زر میں کمی (جو پچھلی 14 سہ ماہیوں میں پہلی کمی تھی) کی وجہ سے آیا۔<sup>9</sup>

درآمدات کی بات کریں تو س 17ء کی پہلی سہ ماہی میں سی پیک سے متعلقہ سرگرمیوں کی بدولت مشینری (بجلی کی پیداوار، برقی شعبہ اور تعمیرات) کی درآمدات میں اضافے کی وجہ سے نان آئل بل تیزی سے بڑھا۔ تاہم سہ ماہی کے دوران تیل کی ادائیگیوں میں نمایاں کمی سے مجموعی درآمدات بڑھیں۔<sup>10</sup> اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ملک کا بیرونی شعبہ اجناس کی عالمی قیمتوں سے کس قدر متاثر ہوتا ہے۔ چنانچہ خام تیل کی بین الاقوامی قیمت میں حالیہ بتدریج بحالی باعث تشویش ہے کیونکہ سی پیک منصوبوں کی ترجیحات کی بنا پر نان آئل درآمدات کے پہلے ہی بلند رہنے کی توقع ہے۔ پس یہ ضروری ہے کہ سی پیک کے منصوبے اپنی طے شدہ رفتار سے جاری رہیں تاکہ درآمدی بل میں اضافے کی تلافی کے لیے چین سے متعلقہ رقوم دستیاب ہوں۔

بہترین صورت یہ ہوتی ہے کہ بڑھتی ہوئی درآمدات کو برآمدی آمدنی (اور دیگر قرض نہ پیدا کرنے والی رقوم جیسے ترسیلات زر اور بیرونی براہ راست سرمایہ کاری) سے پورا کیا جائے۔ تاہم ہمارے ہاں برآمدات درآمدات کا تقریباً نصف ہیں اور اب دو سال سے زائد عرصے

<sup>8</sup> ان میں بعض اہم اجناس (مثلاً پام اور سویا بین آئل، خام تیل، شکر، کپاس، لوہا، کوئلہ، تانبا) کی بین الاقوامی قیمتوں میں بتدریج اضافے، حکومت کی طرف سے ٹیکس میں اضافے اور ملک کی مشرقی اور مغربی سرحدوں پر غیر رسمی تجارت کی روک تھام کے اقدامات شامل ہیں۔

<sup>9</sup> اس کو صحیح تناظر میں دیکھا جائے تو س 17ء کی پہلی سہ ماہی کا جاری کھاتے کا خسارہ س 16ء کی پہلی سہ ماہی کے مقابلے میں دگنے سے بھی زیادہ ہو کر 1.4 ارب ڈالر ہو گیا جبکہ دوران سہ ماہی بیرونی براہ راست سرمایہ کاری 38.2 فیصد کم ہو کر 249 ملین ڈالر رہ گئی۔

<sup>10</sup> توازن ادائیگی کے اعداد و شمار کے مطابق نان آئل درآمدات 494 ملین ڈالر بڑھیں جبکہ تیل کی درآمدات 364 ملین ڈالر کم ہوئیں۔

سے مسلسل کم ہو رہی ہیں۔ روایتی برآمدی منڈیوں (خصوصاً چین) میں مسلسل کم طلب اور خصوصاً ترقی یافتہ معیشتوں میں عالمی تجارت کے خلاف بڑھتے ہوئے جذبات کی وجہ سے برآمدات میں کمی کے رجحان کو روکنا اور زیادہ مشکل ہو گیا ہے۔

گذشتہ کئی برس سے بڑھتے ہوئے تجارتی خسارے کو پورا کرنے کے لیے ترسیلات زر پر انحصار ہے۔ تاہم م س 17ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران چار سال میں پہلی بار ترسیلات زر میں کمی ریکارڈ کی گئی۔ اگرچہ یہ کمی موسمی عامل (عید) کی وجہ سے تھی جس نے جون 2016ء میں ذاتی منتقلیاں بڑھا دیں اور پھر اگلے مہینے بھاری کمی ہوئی، تاہم دیگر رکاوٹیں (خلیج تعاون کو نسل میں مالیاتی استحکام اور عالمی کرسپانڈنٹ بینکاری کا محدود کن ماحول) بھی موجود تھیں۔

اس صورت حال میں سرکاری رقوم نے نہ صرف جاری کھاتے کے خسارے کو پورا کیا بلکہ زرمبادلہ کے ذخائر میں بھی اضافہ کیا۔ خصوصاً چین سے قرض کی وصولی میں اضافے نے سرمایہ کاری رقوم کی آمد میں کمی کی بخوبی تلافی کر دی۔ یہ تبدیلی غالباً چین سے آنے والی رقوم میں وسیع تر تغیر کی عکاسی کرتی ہے: م س 16ء کی پہلی سہ ماہی میں سرمایہ کاری رقوم غالب تھیں جبکہ اس سال طویل مدت قرضے سر فہرست جز تھے۔

اس طرح آخر ستمبر 2016ء تک سرکاری شعبے کا بیرونی قرضہ 1.0 ارب ڈالر کے اضافے سے 58.8 ارب ڈالر تک پہنچ گیا۔ جیسا کہ پہلے ذکر کیا گیا یہ اضافہ (چین سے) 700 ملین ڈالر طویل مدت کمرشل قرضوں کی وجہ سے ہوا۔ سہ ماہی کے دوران حکومت نے 315 ملین ڈالر کے قلیل مدت کمرشل قرضوں کی خالص واپسی بھی کی۔ قلیل مدت قرضوں کی جگہ طویل مدت قرضے آنے سے بیرونی قرضے کی عرصیت بہتر ہو گئی۔

م س 17ء کی پہلی سہ ماہی میں سرکاری قرضے کا مجموعی اسٹاک 866.1 ارب روپے بڑھ گیا جس میں ملکی ذرائع سے حکومتی قرض گیری کی وجہ سے اضافی قرضے کا حصہ 85 فیصد سے زائد تھا۔ اگرچہ اس اضافی قرضے کے بڑے حصے کی مدد سے م س 17ء کی پہلی سہ ماہی کا 438 ارب روپے کا مالیاتی خسارہ پورا کیا گیا تاہم بقیہ رقم سے بینکاری نظام میں حکومتی امانتیں بڑھیں۔ مزید برآں جولائی 2016ء میں پی آئی بیز کے خاصے حجم کی تکمیل مبادلہ کے ساتھ قلیل مدت قرضے کے بڑی مقدار میں اجراء سے ملکی سرکاری قرض کی عرصیت مختصر ہو گئی۔

جہاں تک جی ڈی پی کا تعلق ہے م س 17ء کی پہلی سہ ماہی میں مالیاتی خسارہ 1.3 فیصد تک پہنچ گیا جو م س 12ء سے اب تک پہلی سہ ماہی کی بلند ترین سطح ہے۔ زیادہ اہم بات یہ ہے کہ صوبائی فاضل رقوم میں غیر معمولی نمو کے باوجود اس خسارے میں اضافہ ہوا۔ اہم ترین سبب (زیادہ تر اتحادی سپورٹ فنڈ کی عدم موجودگی، سرکاری شعبے کے کاروباری اداروں کے منافع منقسمہ میں کمی اور اسٹیٹ بینک کے کم منافع

کی بنا پر) نان ٹیکس حاصل میں یکدم کمی تھی۔<sup>11</sup> ٹیکس حاصل بھی توقعات سے کافی کم رہے۔<sup>12</sup> اخراجات میں حکومت زیادہ محتاط رہی کیونکہ جاریہ اخراجات میں معمولی کمی دیکھی گئی۔ دوسری طرف ترقیاتی اخراجات م س 17ء کی پہلی سہ ماہی میں 12.4 فیصد سال بسال بڑھے جبکہ م س 16ء کی پہلی سہ ماہی میں 47.4 فیصد اضافہ ریکارڈ کیا گیا تھا۔

نئی سرمایہ کاریوں کی حوصلہ افزائی کے لیے حکومت کی کئی ترغیبات کی بنا پر براہ راست ٹیکس وصولی میں کمی آئی۔ دوسری جانب ٹیرف کے زمروں میں ترامیم، بعض زمروں کے لیے کسٹم ڈیوٹی میں اضافے اور بلند درآمدی حجم کی وجہ سے بالواسطہ ٹیکسوں میں سہ ماہی کے دوران بحالی آئی۔ سیلز ٹیکس کی وصولی میں یکسر اضافہ قابل ذکر ہے کیونکہ پٹرولیم مصنوعات پر کم موثر ٹیکس کے باوجود یہ وصولی ہوئی۔<sup>13</sup>

اس دوران حکومت زراعت پر کم اخراجات کے باعث جاریہ اخراجات کو محدود رکھنے میں کامیاب رہی۔ تاہم سودی ادائیگیوں میں کوئی تبدیلی نہ آئی کیونکہ کم شرح سود سے حاصل ہونے والے فوائد سرکاری قرضے کا اسٹاک بڑھنے کی بنا پر زائل ہو گئے۔ دوسری جانب دوران سہ ماہی ترقیاتی اخراجات کی بھرپور نمونصوبوں کی وجہ سے ہوئی کیونکہ وفاقی حکومت نے مالی سال 17ء کی پہلی سہ ماہی میں ترقیاتی اخراجات میں 7.6 فیصد سال بسال کمی کی۔ صوبوں کے بیشتر اخراجات انفراسٹرکچر کو بہتر بنانے پر ہوئے اور اس کے بعد صحت اور تعلیم پر کیے گئے۔

## 1.2 مالی سال 17ء کا منظر نامہ

جیسا کہ پہلے ذکر کیا گیا، دوران سال جی ڈی پی نمو مزید بڑھنے کی توقع ہے۔ اگرچہ کپاس کی فصل ہدف حاصل نہ کر سکی تاہم اس کی پیداوار میں 6.3 فیصد کا اضافہ زراعت کی بلند تر نمو کی شکل میں سامنے آئے گا۔ مزید یہ کہ گئے اور مکئی کی بہتر کارکردگی، پھلوں اور سبزیوں کی رسد کی بہتر صورت حال اور کپاس اور شکر کی عالمی قیمتوں میں مسلسل اضافہ نمو کے منظر نامے کے لیے کلیدی مثبت پہلو ہیں۔ تاہم گندم کی آئندہ فصل (جو اہم فصلوں کی جانب سے قدر اضافی میں 40 فیصد سے زائد حصہ ڈالتی ہے) م س 17ء کے دوران زراعت کی کارکردگی کا تعین کرنے والا اہم عنصر ہو گا۔

<sup>11</sup> تیل کی کم قیمتوں سے توانائی کے شعبے میں پی ایس ایز کی منافع آوری کم ہو گئی۔ گرتی ہوئی شرح سود اور مرکزی بینک میں حکومتی قرضے کے کم اسٹاک کی وجہ سے اسٹیٹ بینک کا منافع گھٹ گیا۔ اسٹیٹ بینک سے (نقد بنیاد پر) حکومتی قرض کا واجب الادا اسٹاک م س 15ء میں اوسط 21 کھرب روپے سے کم ہو کر م س 16ء میں 16 کھرب روپے ہو گیا۔

<sup>12</sup> عموماً حکومت پہلی سہ ماہی کے دوران سالانہ محاصل کے ہدف کا 20 فیصد وصول کرتی ہے۔ م س 17ء کی پہلی سہ ماہی میں ٹیکس وصولی پورے سال کے محاصل کے ہدف کا صرف 16 فیصد ہوئی۔

<sup>13</sup> حکومت نے تیل کی عالمی قیمتوں میں مسلسل اضافہ خود برداشت کیا اور م س 17ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران ملک میں پٹرولیم کی قیمتوں میں تبدیلی نہیں کی۔

ابھی تک بڑے پیمانے پر اشیاء سازی کی نمو گزشتہ برس کے مقابلے میں خاصی کم ہے۔ تاہم مسلسل معاون پالیسیوں جیسے کم شرح سود،

توانائی کی کم لاگت کے ہمراہ بہتر دستیابی، مضبوط

ملکی طلب، بھرپور کارپوریٹ منافع اور سازگار

سرمایہ کاری ماحول کے طفیل توقع ہے کہ نمو میں

کچھ تیزی آئے گی۔ بعض شعبہ جاتی حالات

قابل ذکر ہیں۔ مثال کے طور پر گتے کی بہتر فصل

اور شکر کی عالمی قیمتوں میں حالیہ اضافہ شکر کی بلند

پیداوار پر منتج ہو گا؛<sup>14</sup> انفراسٹرکچر کی تعمیر اور سی

پیک سے متعلق منصوبوں پر کام کی رفتار

بڑھنے سے سیمنٹ اور فولاد کی مصنوعات کی طلب

میں اضافہ ہو گا؛ اور اس سال ہونڈا کی جانب سے

مسافر کار کے نئے ماڈل کا افتتاح 'اپناروز گار' اسکیم

کے بعد (جو پچھلے سال ختم ہو گئی) فروخت میں

کمی کی جزوی تلافی کر دے گا۔ مزید برآں کپاس

کی قیمتوں میں حالیہ بحالی ملکی ٹیکسٹائل صنعت (جس کا بڑے پیمانے کی اشیاء سازی میں نمایاں حصہ ہے) امکانی طور پر فائدہ پہنچائے گی۔

بڑے پیمانے کی اشیاء سازی کی متوقع بحالی کے بھرپور اثرات تھوک اور خوردہ تجارت پر بھی پڑیں گے جو خدمات کا اہم ذیلی شعبہ ہے۔ اسی

طرح سی پیک سے متعلقہ سرگرمیوں کی بنا پر امکان ہے کہ ٹرانسپورٹ کے شعبے کی کارکردگی اچھی رہے گی۔

م س 17 میں مہنگائی میں کچھ اضافہ پہلے ہی متوقع تھا۔ تیل کی رسد پر اوپیک کے معاہدے کے بعد تیل کی عالمی قیمتوں میں حالیہ بحالی

غیر غذائی گرانی میں اضافے کا باعث بن سکتی ہے۔ دوسری طرف غذائی مہنگائی قابو میں رہ سکتی ہے کیونکہ بنیادی غذاؤں (گندم اور چاول)

کا موجودہ ذخیرہ کافی معلوم ہوتا ہے۔ چنانچہ مجموعی طور پر مہنگائی اس سال متوقع طور پر ہدف کے اندر رہے گی (جدول 1.2)۔

م س 17ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران محاصل کی کمی کے پیش نظر جی ڈی پی کے 3.8 فیصد کا سالانہ مالیاتی خسارے کا ہدف حاصل کرنا مشکل

ہو گا۔ اس کے لیے حکومت کی جانب سے مالیاتی استحکام کی اضافی کوششوں کی ضرورت ہو گی۔

<sup>14</sup> جب بلند قیمتوں کی وجہ سے شکر کی برآمدات قابل عمل ہوں گی تو شوگر ملوں کی سیالیت کی صورت حال بہتر ہو جائے گی۔



توقع ہے کہ جاری کھاتے کا خسارہ مالی سال 17ء میں جی ڈی پی کے 2-1 فیصد کی حد میں رہے گا جو پچھلی پیش گوئیوں سے زیادہ ہے۔<sup>15</sup> ترسیلات زر کے امکانات میں بھی کسی قدر کمی آئی ہے کیونکہ جولائی 2016ء میں موسمی سست رفتاری کے بعد ابھی تک رقوم کی آمد بحال نہیں ہوئی ہے۔ مزید یہ کہ خلیج تعاون کونسل کے ممالک سے آنے والی ترسیلات زر (جو مجموعی ترسیلات زر کے 60 فیصد سے زائد تھیں) جولائی تا نومبر 17ء کے دوران سال بسال بنیاد پر کم ہو گئی ہیں جس کا سبب اس خطے میں مالیاتی یکجائی کے اقدامات ہیں۔ اسی طرح برطانیہ سے آنے والی ترسیلات زر ریگیزٹ کے بعد امریکی ڈالر کے مقابلے میں پاؤنڈ کی قیمت میں یکدم کمی کی وجہ سے گر گئیں۔<sup>16</sup> برآمدی نمو کی پیش گوئیوں میں کمی ترقی یافتہ معیشتوں میں طلبی حالات کے حوالے سے از سر نو تشویش اور باسستی چاول کی برآمدی قیمتوں کے کم ہونے کی بنا پر کی گئی ہے۔<sup>17</sup>

<sup>15</sup> اسٹیٹ بینک کی سالانہ رپورٹ م س 16ء کے مطابق جاری کھاتے کے خسارے کی قبل ازیں پیش گوئی 1.5-0.5 فیصد جی ڈی پی کی حدود میں تھی۔

<sup>16</sup> نتیجتاً برطانیہ سے آنے والی ترسیلات زرا امریکی ڈالر کی قدر میں اسی حجم کی پاؤنڈ اسٹرلنگ میں ظاہر کردہ ترسیلات زر سے کم ہیں۔

<sup>17</sup> مثبت پہلو یہ ہے کہ اکتوبر اور نومبر 2016ء دونوں میں برآمدات میں مثبت نمو دیکھی گئی جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ زوال کارخانہ بالا ترپست ترین سطح تک پہنچ چکا ہے۔